Regd No L 5254 250 بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ
الفضل
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم یکشنبہ
۱۱ر رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹ | ۱۷ر احسان ۱۳۳۰ہش | ۱۷ر جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۴۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اس نے عرفان کا پیمانہ ہر ایک مصاحب کو پلایا۔ سو اس کی شراب کے نشہ سے سب مسرور اور خوش ہوئے۔ تاریکی کے وقت آیا۔ جب کہ مخلوق تاریکی اور جہل میں جنّیوں کی طرح بھٹک رہی تھی۔ پس ان لوگوں کو قول اور عقل اور اخلاق میں کامل کر دیا۔ اور ان کو بیدار کر دیا۔ اور وہ بیدار اور پاک ہو گئے۔ وہ رسول کریم ہے خدا نے اس کی شان بہت بڑھائی ہے۔ وہ بدر منیر ہے کوئی سورج اس کی نظیر نہیں ہو سکتا (کرامات الصادقین صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷)

ہر انتخابی حلقے سے صرف ایک ہی رکن منتخب ہو

کراچی ۱۶ر جون: سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے کہ صوبہ سندھ کے نئے انتخابات کے سلسلے میں ہر حلقہ سے صرف ایک ہی رکن منتخب ہو۔ آپ نے یہ تجویز انتخابی حلقوں کا تعین کرنے والی کمیٹی کو پیش کرتے ہوئے کہا موجودہ سیاسی صورت حال میں ایک حلقے سے دو ارکان کا منتخب ہونا مستحسن نہیں۔ آپ نے کہا کسی حلقے میں بھی ۵۴ ہزار سے کم ووٹ نہیں ہونے چاہئیں۔ کل تعداد میں سے ۳۱ شہری حلقے ۵۷ دیہاتی اور ۳ عورتوں کے لئے حلقے ہونے چاہئیں۔ سات نشستیں اقلیتوں کے لئے مخصوص ہوں۔

آمدنی کا ۷۵ فیصدی حصہ پیش کرنے کے مطالبہ کا جواب دینے کیلئے کمپنی کو ۴۸ گھنٹے کی مہلت دے دی گئی!

طہران ۱۶ر جون: ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے سابق اینگلو ایرانین کمپنی کے نمائندوں کو ۴۸ گھنٹوں کی مہلت دی ہے۔ تاکہ وہ اس عرصے کے اندر اندر تیل بورڈ کے خاص مطالبے کا جواب دے سکیں۔ وہ مطالبہ یہ تھا۔ کہ قانون ملکیت کے پاس ہونے کے بعد سے لیکر اب تک تیل کی آمدنی کی قیمت کا ۷۵ فی صدی حصہ حکومت کے حوالے کر دیا جائے ——— ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق آج اصفہان کے صنعتی شہر میں امریکہ نائب قونصل کو چھرا گھونپ کر زخمی کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ زیادہ زخمی نہیں ہوئے ہیں۔ اس شہر میں کپڑے کے کارخانے بند ہو جانے کے باعث صنعتی بے چینی پھیل گئی ہے۔ اور ہزاروں مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس بے چینی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمیونسٹوں نے اپنی تخریبی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں ——— مشرق وسطیٰ میں مقیم برطانوی افسر بڑی تشویش کے ساتھ ایران کی صورت حال کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور برطانوی باشندوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے اور وقت پڑنے پر ایران کے انخلاء کے لئے ہوائی جہاز بھیجنے کے متعلق سوچ بچار کر رہے ہیں۔

لندن ۱۶ر جون: امید کی جاتی ہے کہ اخراجات منہا کرنے کے بعد تیل کی آمد کا ۷۵ فی صدی حصہ حوالے کر دینے کے سلسلے میں کمپنی کا جواب انکاری صورت میں نہیں ہوگا۔ یاد رہے۔ جواب کے لئے توسیع کی درخواست کمپنی ہی نے کی تھی۔ عام قیاس یہ ہے۔ کمپنی اس شرط پر یہ رقم ادا کرنے پر تیار ہوگی۔ کہ اس کی موجودہ قانونی پوزیشن میں کوئی فرق نہ پڑے ——— کل یہاں ایران میں برطانیہ کے خلاف مسلسل مخالفانہ پروپیگنڈا اور آبادان پہنچنے پر متعدد اینگلو ایرانی افسروں کی گرفتاری پر تشویش کا اظہار ہوتا رہا۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان گرفتاریوں کو کمپنی کے ملازموں کو تنگ کرنے کا حیلہ قرار دیا ہے۔

آبادان کے نزدیک خرم شہر میں برطانوی قونصل جنرل سے کہا گیا ہے۔ کہ جو یورپی اس وقت تیل کمپنی کے ملازم ہیں۔ ان پر ملازمت کے نئے معاہدے زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ برطانوی حلقوں کے نزدیک ایرانی حکومت صرف معاہدوں کے پیشکش کر سکتی ہے۔ کسی کو بالجبر ماننے پر مجبور نہیں کی سکتی۔

یہاں کے سیاسی حلقوں کو یقین ہے۔ کہ ماسکو کی حکومت اس تشویشناک صورت حال کا گہرا اور قریبی مطالعہ کر رہی ہے۔ اور اگر یہ مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ تو ایران میں اشتراکی سرگرمیاں تیز تر ہو جائیں گی۔ یاد رہے کہ پچھلے چند دنوں سے سوویٹ ریڈیو کے پراپیگنڈے میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اشتراکی تودہ جماعت کی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ گو ایرانی سفیر ماسکو اور سوویٹ حکومت کے درمیان تیز سوویٹ سفیر اور ایرانی حکومت کے درمیان کسی بات چیت کے تصدیق نہیں ہوئی۔

لاہور ۱۶ر جون: آج یہاں سیلاب کمیشن کا مکمل اجلاس ختم ہو گیا۔ اور کمیٹی کی تجویزیں من وعن منظور کر لی گئیں جن میں سے ایک سیلاب راوی سے لاہور کو بچانے کے لئے ۱۲ میل لمبے بند بنانے کی ہے۔ اور دوسری سیلاب کی آمد سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے ۲۰۰ تھانوں میں وائرلیس سیٹ نصب کرنے کی ہے۔

موجودہ جنرل اسمبلی کو توڑ دیا جائے

لیک سیکسس ۱۶ر جون: اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر لی نے مشورہ دیا ہے۔ کہ چین سے اور کوریا سے تعلقات کے بہتری کی ایک معقول صورت یہ بھی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی اس جنرل اسمبلی کو توڑ دیا جائے جنہوں نے ان کو حملہ آور قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے بعض متعلقہ ملکوں سے اس سلسلے میں گفتگو بھی شروع کی ہے۔

راولپنڈی مقدمہ سازش

حیدرآباد سندھ ۱۶ر جون: آج بھی راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلے میں صرف سرکاری وکیل مسٹر اے۔ کے بروہی کے بیان استغاثہ کی سماعت ہوئی۔ بیان ابھی جاری تھا کہ عدالت کا اجلاس برخاست کیا۔ یاد رہے کہ مسٹر بروہی کا بیان استغاثہ گزشتہ ۸ گھنٹے سے جاری ہے۔ سولہ ملزموں میں سے دو کو وعدہ معاف بنا دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر لوہیا گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۱۶ر جون: کل ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انڈین سوشلسٹ لیڈر کو میسور کے ایک گاؤں گاگو دو میں میسور پولیس نے گرفتار کر لیا۔ وہاں آپ کسانوں کی ایک ستیہ گرہ کی رہنمائی کے لئے جا رہے تھے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر لوہیا نے پچھلے دنوں ہندوستان کی وزارت خارجہ پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہندوستان کی غیر یقینی اور ہر لحظہ بدلتی ہوئی پالیسی نے بین الاقوامی دنیا کو مشکوک و محتاط کر دیا ہے۔

جالندھر ۱۶ر جون: مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کانگرس ہائی کمانڈ کے حکم کے تحت وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے مستعفی ہو جانے کے بعد نئے انتخابات تک کوئی کانگرسی وزارت نہیں بنائی جائے گی۔

پٹنہ ۱۶ر جون: آج کرپلانی گروپ کی کنونشن میں خطبہ استقبالیہ پڑھتے ہوئے مسٹر کرپلانی ہندوستان کی کانگرسی حکومت پر رشوت خوری۔ بد انتظامی۔ عوام کو دھوکہ دہی اور بد دیانتی کے الزامات لگائے۔

کوئٹہ ۱۶ر جون: حکومت بلوچستان نے معاشرتی بہبود کی سکیموں کو آخری شکل دے دی ہے۔ ان پر کل ۸۳ لاکھ ۱۵ ہزار روپے خرچ ہونگے۔ اس کے علاوہ ۱۲ لاکھ ۴ ہزار متواتر خرچ ہوگا۔

وادی کشمیر میں گیہوں ساٹھ روپے من

راولپنڈی ۱۶ر جون: ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں خوراک کا قحط زوروں پر ہے۔ جس کے سبب کشمیری مسلمان ڈیڑھ کی صورت میں ترک وطن کر کے پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں چنانچہ کل بھی حسب سابق ۱۲ کشمیریوں کا ایک قافلہ لاہور پہنچا جنہوں نے بتایا۔ کہ وادی میں آج کل ساٹھ روپے فی من کے حساب سے اناج فروخت ہو رہا ہے۔

ٹڈی دل کے انسداد پر غور کیلئے کانفرنس

کراچی ۱۶ر جون: مغربی پاکستان میں ٹڈی دل کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آئندہ جمعرات کو کراچی میں پاکستان کے وزیر خوراک و زراعت نے ایک کانفرنس بلائی ہے۔ جس میں شرکت کے لئے صوبوں۔ مرکز اور ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ۔ وزرائے زراعت۔ زراعت اور مالیات کے شعبوں کے سیکرٹریوں اور اعلیٰ زراعتی حکام کو دعوت دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں سوائے میانوالی۔ شاہ پور اور کیمبل پور کے اس وقت عام صورت حال قابو میں ہے۔

سردار نشتر کی جگہ قاضی فضل اللہ

لاہور ۱۶ر جون: معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ کے سابق وزیر اعظم قاضی فضل اللہ پنجاب کے آئندہ گورنر نامزد ہوئے ہیں پنجاب کے موجودہ گورنر ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر کو دوبارہ مرکزی کابینہ میں شامل کر کے قانون و آئین کا شعبہ ان کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ یہ ہز ایکسی لینسی کے حج اور سفر یورپ کے خاتمے کے بعد عمل میں آئے گا۔ (وصول)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کروا کر ۳ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

محاسبہ

کیا جب آپ رات کو اپنی چارپائی پر لیٹ کر اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں تو آپ کو اس وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ آپ کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو پیغام پہنچا تھا وہ آپ اپنے حلقۂ احباب میں سے متلاشیانِ حق تک پہنچا چکے ہیں؟

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

احمدی تاجر صاحبان توجہ فرمائیں!

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

تاجر صاحبان کو مفتی سلسلہ احمدیہ کا حسب ذیل فتویٰ بغور مطالعہ کرنا چاہئیے۔ اس کے مطابق جو رقم زکوٰۃ کی ان پر واجب ہوتی ہو وہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سیکرٹریانِ مال کا فرض ہے کہ وہ ایسے تمام افراد جماعت کو جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے توجہ دلاتے رہیں۔ مفتی صاحب سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین اور قرض ہو جس کے وصول کی غالب امید ہو سکتی ہو ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔

جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوئے ہیں گو ابھی ان پر سال نہ گذرا ہو تو بھی راس المال کے ساتھ ان کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ ہاں جو قرضہ ایسا ہے کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا ضعیف سی امید ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ وہ وصول نہیں ہوگا۔ پس ایسے قرض اور دین پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہو جاتی ہے مگر پہلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے۔"

ناظر بیت المال

صبر

— از مکرم عبدالمنان صاحب ناہید —

کہتے ہیں ایک بڑھیا بہ خونابِ چشم تر — روتی تھی زار زار پڑی ایک قبر پر
حکمت خدا کی تھی زرہِ حُسنِ اتفاق — اس راہ سے رسولِ خدا کا ہوا گزر
معلوم یہ ہوا کہ ہے بیٹے کا غم اسے — رک کر رسولِ پاک نے فرمایا صبر کر
بولی تجھے پہنچتا یہ صدمہ تو دیکھتی — ہوتا وفورِ غم سے ترا حال بھی دگر

سُن کر حضورؐ نے کہا میں نے کیا ہے صبر
ہر چند بے بہ بے مرے بچے گئے گذر

جب آپؐ جا چکے تو کسی شخص نے کہا — بڑھیا کو شانِ ناصحِ مشفق سے باخبر
گستاخیٔ کلام پہ نادم ہوئی غریب — پہنچی درِ حضورِ رسالت مآب پر
بولی کہ میں حضور کو پہچانتی نہ تھی — کرتی ہوں صبر بھی ہیں خطا کار سر بسر

فرمایا صبرِ اولیں صدمہ پہ صبر ہے[1]
رو دھو کے تو غم آپ ہو جاتا ہے بے اثر

[1] الصبر لاول وہلۃ

ایک غیر اسلامی رجحان

(ترجمہ مقالہ افتتاحیہ ڈان کراچی مورخہ ۱۱ جون ۱۹۵۱ء)

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان اس خبر کا ذمہ وار ہے کہ کراچی ایڈمنسٹریشن نے اپنے بجٹ میں آٹھ نئی مساجد کی تعمیر کی گنجائش رکھی ہے۔ اور اس سکیم کو دارالحکومت کے توسیعی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ جس کے لئے اب وزارت داخلہ کی منظوری لینی باقی ہے۔ یہ ایک مبارک خبر ہے۔ کیونکہ فی الوقت کراچی میں مساجد کی بہت کمی ہے . . . . . رپورٹ میں آگے چلکر بیان کیا گیا ہے کہ "مساجد ان جگہوں پر تعمیر کی جائیں گی جن کا انتخاب آخرکار بڑے بڑے "مولانا صاحبان" کے زیر ہدایت عمل میں لایا جائے گا" بادی النظر یہ بات نہایت غیر اہم سی معلوم دیتی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ ایک ایسی رَو کا پتہ دیتی ہے۔ جو مخفی طور پر پاکستان میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

مولانا صاحبان چاہے وہ نہایت معروف یا غیر معروف ہوں سوسائٹی کے قابل احترام افراد ہیں جو اس بات کا حق رکھتے ہیں، کہ ان کو بقدر علم و شہرت عزت و توقیر دی جائے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ بعض اطراف سے جن میں گورنمنٹ سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ ان کے کندھوں پر زیادہ سے زیادہ بوجھ لادنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن سمجھ نہیں آتا کہ آخر مساجد کی جگہوں کے انتخاب کے لئے کراچی ایڈمنسٹریشن مولانا صاحبان کو تجاویز پیش کرنے کی تکلیف کیوں دینا چاہتی ہے؟ کیا عام مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو مساجد بنوانے کا کام بخوبی جانتے ہیں، اتنی بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ کہ مسجدوں کا رخ ہمیشہ مغرب کی جانب قبلہ کی طرف ہوتا ہے؟ کیا وہ مولانا صاحبان کی امداد کے بغیر ایسی موزوں اور مرکزی جائے وقوع کی تلاش بھی نہیں کر سکتے جہاں ہمسائیگی وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے بآسانی ایسی عمارات تعمیر کی جا سکیں؟ کیا عام مسلمان معمار مساجد کی تعمیر کا کام بھی کرنے کے ناقابل ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ صاحب اقتدار لوگ جو بہت دیر سے "اسلامی حکومت" کا نعرہ تو بلند کرتے آئے ہیں لیکن عملی رنگ میں اسے اب تک سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اب یہاں تک اتر آئے ہیں کہ وہ ہر ایک شے کو سطحی طور پر "اسلامی" کہنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد یا تو اپنی خواہشات ذاتی کی تکمیل ہوتی ہے۔ یا پھر عوام الناس میں پیدا کردہ غلط اسلامی نظریات کے جذبہ کی تسکین۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ روز بروز یہ غیر ضروری "اسلامی" الجھنیں تو بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور صحیح اور ضروری اسلامی سماجی اور اقتصادی مسائل کی طرف سے توجہ ہٹتی چلی جا رہی ہے۔

اس کے ساتھ ہی اس غلط فہمی کے پیدا ہونے سے بھی اسلام کو سخت زک پہنچ رہی ہے کہ شاید عیسائیت کی طرح اسلام میں بھی علمائے مذہب اور عوام میں کوئی امتیاز موجود ہے۔ ایسی غلط فہمی کی اگر کوئی مثال قائم ہو جائے۔ تو وہ رسم و رواج میں داخل ہو سکتی ہے۔ اور بالآخر ملک کے قانون میں جگہ حاصل کر سکتی ہے جس سے صریحاً اسلامی اصولوں سے انحراف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں خالق و مخلوق کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔

ہم یہ بات پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق ہم علماء کو ایک گروہ ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ سماج کے افراد ہونے کی حیثیت سے ویسی ہی عزت دیں جیسی عزت کہ ہم سائنس ادب اور آرٹ کے ماہرین کو دیتے ہیں۔ بوقت ضرورت ہمیں ان علماء یا ماہرین سے اپنے عملی مسائل کے حل کے لئے ان علوم کے دائرہ کے اندر رہ کر ہدایات طلب کرنی چاہئیں لیکن ایسی ہدایات کو صحیفہ آسمانی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ان کے فوائد کے لحاظ سے اہمیت دینی چاہیئے۔

بلاشبہ ہر تعلیم یافتہ مسلمان جس نے قرآن و حدیث کو پڑھا ہے۔ اور ایک حد تک انہیں سمجھتا ہے۔ اس بات کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی اختلافی مسئلہ میں اپنی تحقیق اور علم کے مطابق وہ ایک عالم یا مولانا کے خیالات سے اتفاق کرے یا انہیں رد کر دے۔

ملک میں دوسرے قسم کے رجحانات بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ان لوگوں سے جو علماء نہیں کہلاتے یہ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ بنیادی اصولوں کی قانون سازی سے لے کر مساجد کے لئے جگہ منتخب کرنے تک کے معاملات میں علماء کے سامنے اسی طرح جھک جاویں۔ جس طرح عیسائیت میں عوام مذہبی راہنماؤں کے آگے جھکے رہتے ہیں۔"

(مترجم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ لمبے عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب و درویشان کرام سے مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائے صحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(شیخ نور الحق ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۷ جون ۱۹۵۱ء

جہاد

"جہاد منسوخ کر دیا" "جہاد منسوخ کر دیا" "جہاد منسوخ کر دیا" یہ ہے ایک وہ بہتان عظیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر شروع سے لے کر آج تک بعض علماء لگاتے آئے ہیں۔ اور لگاتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں یہ سراسر ایک بہتان ہے جو آپ پر لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز اسلامی جہاد کو جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہر مسلمان پر فرض ہے منسوخ نہیں کیا۔ اور نہ بقول خود آپ کا یا کسی اور بشر کا یہ اختیار ہے کہ وہ اسلامی جہاد کو جو نص سے ثابت ہوتا ہے منسوخ قرار دے۔

بات یہ ہے کہ گزشتہ چند صدیوں سے علمائے سوء نے عوام مسلمانوں کے دلوں میں کلام اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف جہاد کا ایک غلط تصور بٹھا رکھا ہے۔ اور لفظ "جہاد" کو انہی معنوں میں محدود کر دیا ہے یعنی جہاد یہ ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسلام کو پھیلانے کے لئے تلوار استعمال کرے۔ اس غلط تصور کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی ترقی رک گئی۔ اور غیر مسلموں نے اسلام کا نہایت بھیانک تصور اپنے دل میں بنا لیا۔ یہاں تک کہ آج ان کو یہ باور کرانا مشکل ہو گیا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو امن قائم کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہے اور حتی الوسع اس مدعا کے لئے وہ پرامن طریقے استعمال کرتا ہے۔

چونکہ "جہاد" کا پاک لفظ ان خلاف اسلام معنے کے لئے مختص کر لیا گیا تھا۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس غلط اور خلاف اسلام تصور کے خلاف آواز اٹھائی تو لازماً ان کو مخاطبین کی ذہنیت کے پیش نظر اس لفظ کو استعمال کرنا پڑا۔ لیکن ساتھ ہی آپ نے نہایت وضاحت سے اسلامی جہاد کے حقیقی معنے بھی بتلائے۔ تاکہ علمائے سوء عوام کو فریب نہ دے سکیں۔ لیکن وہ علمائے سوء ہی کیا جو اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاتے انہوں نے آپ کی تحریروں سے جہاں لفظ "جہاد" ان معروف معنوں میں استعمال کیا گیا تھا حوالے کتر و بیونت کر کے ان سے عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ اور شور مچا دیا کہ "جہاد منسوخ کر دیا" "جہاد منسوخ کر دیا" "جہاد منسوخ کر دیا"۔ عوام بیچارے اس نعرہ بازی کی کیا تاب لا سکتے تھے۔ اول تو ان میں سے زیادہ تر ان پڑھ ہیں۔ جو کچھ لکھے پڑھے ہیں بھی تو ان کو ان علمائے سوء نے اصل حوالوں کو پڑھنے سے یہ کہہ کر روک رکھا ہے کہ "مرزائیوں کی کتابیں یا اخبار پڑھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے"۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ "کافر ہی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی بیوی کو خود بخود طلاق ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ جس مسلمان سے چاہے نکاح کرنے میں آزاد ہے"۔

نرے "کفر" کو تو شائد لوگ برداشت کر لیتے مگر بیوی کو خود بخود طلاق ہو جانا بہت سخت چیز تھی۔ ایسا خطرہ مفت کیوں مول لیا جائے۔ اگر "مرزائیوں" کی کتابیں اتنی ہی خطرناک ہیں کہ آدمی کو بیوی بچوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ تو کیا ضرورت ہے انہیں ہاتھ بھی لگانے کی۔ جاہل تو جاہل لکھے پڑھے بھی ایسے تصور سے کانپ کانپ جاتے ہیں۔ "بیوی کو طلاق! جس سے چاہے اب نکاح کر لے!"

الغرض ایک طرف تو ان علماء سوء نے کتر بیونت کر کے لوگوں کو حوالے سنانے شروع کئے تو دوسری طرف ان کو صحیح علم حاصل کرنے سے مندرجہ بالا تدبیر سے روک دیا۔ اب کیا تھا "مرزائیوں" پر ہر طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ مگر اس پر بھی بعض بندگان خدا نے جب حوالے نکال کر پڑھے۔ اور ان کو معلوم ہوا کہ یہ تو سراسر علمائے سوء کا بہتان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ تو وہ ان علمائے سوء سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے اور بہتوں کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ انہوں نے "حق" معلوم ہونے کے بعد اس کو قبول کر لیا۔ اور اس طرح جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی۔ اس لئے...

ہم ان علمائے سوء کے بھی ممنون ہیں اگر وہ کتر و بیونت کر کے حوالے پیش نہ کرتے۔ تو سعید روحوں کو بھی شائد اصل حوالے پڑھنے کی طرف رغبت نہ ہوتی۔ اس معنے میں بھی کبھی "رجل فاجر" دین کی مدد کر جاتے ہیں۔

آج پھر یہی کام بڑے زور شور سے ہو رہا ہے کتر و بیونت کرنے والے پھر گلا پھاڑ پھاڑ کر نعرے لگا رہے ہیں۔ کہ

جہاد منسوخ کر دیا ..... ایک
جہاد منسوخ کر دیا ..... دو
جہاد منسوخ کر دیا ..... تین

سٹیجوں پر چڑھ چڑھ کر۔ اخباروں میں چھاپ چھاپ کر ٹریکٹوں میں لکھ لکھ کر ادھورے حوالے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے زیادہ نہیں تو سو میں سے ایک انسان تو ضرور اصل حوالہ پڑھ کر دیکھتا ہو گا۔ اور اگر اس کی ضمیر ہے تو وہ خواہ مردہ ہی ہو چکی ہو اصل حوالوں کو پڑھ کر از سر نو کچھ نہ کچھ ضرور کسمسانے لگے گی۔ اور اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال ہوا تو صداقت کی روح اس میں زندہ ہو جائے گی۔

ہم تمام لکھے پڑھے بیرون جماعت دوستوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر واقعی آپ کو اسلام کے ساتھ محبت ہے تو خدارا جب کبھی کوئی حوالہ آپ کو سنایا جائے۔ تو آپ کو چاہیئے کہ کسی احمدی دوست سے اصل کتاب جس کا حوالہ ہے لے کر اصل حوالہ ضرور پڑھیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اول تو حوالہ ہی غلط ہو گا۔ ورنہ حوالے کے سیاق و سباق سے آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی جہاد جو از روئے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ہر مسلمان پر فرض ہے قطعاً منسوخ نہیں کیا۔ البتہ آپ نے سیاسی ملّا کے جہاد کی نہایت پرزور تردید فرمائی ہے۔ جو در اصل خوارج کی ایجاد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف مسیح موعود علیہ السلام نے ہی سیاسی ملّا کے جہاد کی تردید نہیں فرمائی۔ کم و بیش اس زمانہ کے ہر صاحب فہم نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہے کہ وہ لوگ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تنسیخ جہاد کا الزام لگاتے ہیں خود اس جہاد کی تردید کرتے ہیں۔ جس جہاد کو مسیح موعود علیہ السلام نے منسوخ فرمایا ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بے شک مسیح موعود علیہ السلام نے منسوخ اور ملتوی کے الفاظ استعمال کئے ہیں مگر یہ محض اس لئے کئے ہیں کہ علماء سوء نے اس غلط جہاد کو حقیقی مسئلہ کی حیثیت دے دی ہوئی تھی اور عوام کے ذہن میں اس کے سوا کوئی دوسرا تصور باقی ہی نہیں رہ گیا تھا۔ اس لحاظ سے ضروری تھا۔ کہ ایسے پرزور الفاظ استعمال کئے جاتے۔ تاکہ عوام کو متوجہ کر سکیں۔ اور صحیح اسلامی جہاد کی حقیقت ان پر واضح ہو سکے۔

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ حدیث میں مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ زمانہ پرامن ہو گا یضع الحرب کے یہی معنے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کفار اسلام کو دبانے کے لئے تلوار سے کام نہیں لیں گے۔ بلکہ وہ زمانہ دینی لڑائیوں کے لحاظ سے پرامن ہو گا۔ اس لئے اس زمانہ میں حقیقی جہاد بالسیف کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔ اور چونکہ جہاد ایک ایسا عمل ہے۔ جو حالات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو چونکہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جہاد بالسیف کی بوجہ کفار کے اسلام کو تلوار سے دبانے کی کوشش نہ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ اس لئے منسوخ اور ملتوی کے الفاظ استعمال کرنا حقیقت بیانی کے لئے تھا نہ کسی اور غرض کے لئے۔ افسوس ہے کہ دشمنان احمدیت نے ان الفاظ سے یا تو خود دھوکا کھایا ہے۔ اور یا دیدہ دانستہ ان سے دوسروں کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔

باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر جگہ تشریح کی ہے کہ زمانہ کے موجودہ حالات جہاد بالسیف کے طالب نہیں ہیں۔ مگر علمائے سوء ان تشریحات کو چھپا کر کتر و بیونت کر کے ایسی صورت میں حوالے پیش کرتے ہیں کہ جس سے عوام کو دھوکا دیا جا سکے کہ نعوذ باللہ مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے ایک حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ اس فریب کے بغیر وہ عوام کو بھڑکانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے قطعاً "شرعی جہاد" کو منسوخ قرار نہیں دیا۔ انہوں نے صرف سیاسی ملا کے غلط جہاد کو جو سرے سے ہی ناجائز ہے منسوخ قرار دیا ہے۔ اور یہ اعلان کیا ہے کہ اس کے زمانہ میں اس جہاد کی شرائط موجود نہیں ہیں جو از روئے قرآن کریم و سنت رسول اللہ ہر تندرست مومن پر فرض ہے۔ اس لئے جو لوگ آپ پر اسلامی جہاد کو منسوخ کرنے کا بار بار بہتان باندھتے ہیں۔ اور باوجود سمجھنے کے غلط الزام آپ پر لگاتے ہیں۔ ہم ان کے جواب میں صرف یہی کہتے ہیں کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

دعائے نعم البدل

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ چوہدری اعظم علی صاحب سینئر سب جج لائل پور کا لڑکا صادق علی ۱۳ جون ۱۹۵۱ء بوقت شام وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لڑکے کی عمر چھ سات سال کے قریب تھی اور بہت لمبی بیماری میں مبتلا رہا۔ احباب چوہدری صاحب موصوف کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

خاکسار۔ محمد احمد امیر جماعت احمدیہ لائلپور

ختمِ نبوّت

(از مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ ان سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔" (المسیح الموعودؑ)

ختم نبوت کا مسئلہ آجکل بہت اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ باوجودیکہ جماعت احمدیہ بار بار اقرار کر چکی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے وقت یہ اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ بیعت کنندہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانے گا۔ پھر بھی کچھ لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ جماعت احمدیہ پر صریح ظلم ہے۔ جب شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ ہر شخص کے ساتھ اس کے اقرار کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔ تو پھر کسی شخص کا حق نہیں۔ کہ وہ اپنی رائے سے دوسرے کے مذہب یا عقیدہ کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ اس طرح دنیا سے امان اٹھ جائے گا۔ اور کسی کا بھی کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہو سکے گا۔ ہاں اگر خدا تعالےٰ کسی کو الہاماً کچھ بتا دے۔ تو الگ سوال ہے۔

فیصلہ کن امر:۔ قرآن کریم جب سے نازل ہوا۔ اس کی آیات کی ہزارہا تفسیریں کی گئیں۔ اور بے شمار علماء اسلام نے ایک دوسرے کے خلاف آیات کے مفہوم بیان کئے۔ مگر کسی کو یہ اختیار نہ ہوا۔ کہ وہ اختلاف مفہوم کی بناء پر دوسرے پر یہ الزام لگائے۔ کہ وہ قرآن کریم یا قرآن کریم کی فلاں آیت کا منکر ہے۔ میں ایک نہایت واضح اور فیصلہ کن بات ختم نبوت کے متعلق بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو عقلمند بھی اس مفہوم کو توجہ سے پڑھیگا۔ وہ یقیناً اس بات کا قائل ہوگا۔ کہ یہ مفہوم فی الواقعہ قابل قبول ہے۔

میں نہایت صاف اور واشگاف الفاظ میں بیان کئے دیتا ہوں۔ کہ خاتم النبیین کے صرف دو معنے دنیا کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اول یہ مفہوم کہ آنحضرت صلعم نبیوں کو بند کرنے والے ہیں۔ دوسرے یہ کہ آنحضرت صلعم نبیوں کی مہر ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں مفہوم پیش کرنے والے اس بات کے قائل ہیں۔ کہ فقرہ خاتم النبیین کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی اعلیٰ شان کا اظہار فرمایا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر دونوں مفہوموں کو جانچا جائے۔ تو یہ بات اپنی صحیح شکل میں سامنے آجاتی ہے۔ کہ ان دونوں مفہوموں میں سے کونسا مفہوم آنحضرت صلعم کی شان کو بلند کرنے والا اور کونسا مفہوم آپ کی شان کی تنقیص کرنے والا ہے۔

مفہوم اول:۔ نبیوں کو بند کرنیوالا۔ اس مفہوم کی حیثیت پر غور کرنے سے پیشتر اس اصل کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ کہ بند کرنے کا فقرہ اپنی ذات میں نہ اچھے معنے رکھتا ہے۔ نہ بُرے۔ بلکہ جس چیز کے متعلق بند کرنے کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔ اس کے اچھے یا برے ہونے کے ساتھ "بند" کا مفہوم سمجھا جائے گا۔ اگر تو بند کرنے کے لفظ کے ساتھ کسی اچھی چیز کا ذکر ہو۔ تو اس کے معنے خراب ہوں گے۔ مثلاً "نبض بند ہو گئی"۔ "حرکت قلب بند ہو گئی"۔ روزی بند ہو گئی وغیرہ۔ یہ تمام فقرات ایسے ہیں۔ کہ جن میں بند کرنے کا لفظ اچھے معنوں میں نہیں آیا۔ لیکن اگر بند ہونے کے ساتھ بری چیز کا لفظ استعمال کیا جائے۔ تو معنے اچھے پیدا ہوں گے۔ مثلاً جب کہا جائے کہ طاعون بند ہو گئی۔ ہیضہ بند ہو گیا۔ تو معنے اچھے ہوں گے۔ اب قابل غور امر یہ رہ گیا۔ کہ نبوت اچھی چیز ہے یا بری۔ اگر تو اچھی چیز ہے۔ تو بند کرنے کے ساتھ جب اس کا استعمال کیا جائے گا۔ تو معنے برے ہوں گے۔ اور اگر نبوت (نعوذ باللہ) کوئی لعنت۔ وبا یا مصیبت ہے۔ تو پھر بند کرنے کے ساتھ جب اس کا استعمال ہوگا۔ تو معنے اچھے پیدا ہوں گے۔ قرآن کریم تو یہی فرماتا ہے۔ کہ نبوت ایک رحمت ہے۔ نعمت ہے۔ خدا کا ایک فضل ہے۔ تو پھر بند کرنے کے ساتھ اس کا استعمال اچھے معنوں میں کیسے ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اس فقرہ کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ آنحضرت صلعم خدا تعالےٰ کا ایک انعام اور ایک عظیم الشان نعمت کے بند کرنیوالے ہیں۔ اس سے آنحضرت صلعم کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کسر شان ضرور ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان معنوں کو غلط تسلیم کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔

دوسرا مفہوم:۔ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نبیوں کی مہر ہیں۔ دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ مہر دنیا میں صرف ایک غرض کے لئے بنوائی جاتی ہے۔ اس کا اور کوئی کام نہیں۔ خواہ وہ ڈاکخانے کی مہر ہو۔ خواہ وہ کچہری کی مہر ہو۔ خواہ کسی کارخانے نے بنوائی ہو۔ اور وہ غرض یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے کسی چیز پر وہ نشان پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جو مہر کے اندر کندہ ہوتے ہیں۔ جب مہر اپنے نشان کسی چیز پر پیدا کر دیتی ہے۔ تو اس کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ بعض لوگ اس الجھن میں پھنس جاتے ہیں۔ کہ مہر تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ وہ کسی مضمون کے اوپر لگائی جاتی ہے۔ یا نیچے۔ حالانکہ یہ بات تو نشانِ مہر کے متعلق سوچی جا سکتی ہے۔ نہ کہ اس آلہ کے متعلق جس سے نشان پیدا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خاتم کے معنے وہ آلہ ہے جس سے کوئی نشان پیدا کیا جاتا ہے۔ نہ کہ وہ نشان جو مہر پیدا کرتی ہے۔ یہ الگ سوال ہے۔ کہ ہم نشانِ مہر کو بھی مجازاً مہر ہی کہہ دیں۔ جیسے زید کی تصویر کو زید کہہ دیا جائے۔ لیکن اس کا وجود تو آلہ نشان کی حرکت کے بعد پیدا ہوگا۔ اگر آلہ نہیں تو نشانِ مہر بھی نہیں۔ اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو آنحضرت صلعم کو خاتم فرمایا۔ اس سے مراد نشانِ مہر ہے یا نشان کرنے کا آلہ۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ خاتم کے معنے وہ آلہ ہے جس سے نشان پیدا کیا جاتا ہے۔ نہ کہ پیدا شدہ نشان۔ میں بلا خوف تردید اس اظہار کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ کوئی مسلمان اپنی ہوش میں ہوتا ہوا اس بات کا وہم بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ کہ آنحضرت نشانِ مہر تھے۔ اور خاتم کوئی اور تھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی خاتم قرار دیا ہے۔ جس کے معنے بلا اختلاف ما یختم بہ ہیں۔ یعنی وہ آلہ جس سے نشان پیدا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ نشان پیدا کرنے والی چیز کی قیمت اس کے پیدا کردہ نشان سے بدرجہا بڑھ کر ہوتی ہے کیونکہ وہ نشان اس سے نکلنے کی وجہ سے اس کا بچہ کہلائیگا۔ اس صورت میں ہمارا وہ متفقہ مفہوم کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے خاتم کسی اعلیٰ شان کے اظہار کے لئے ہی فرمایا ہے۔ صرف اس مفہوم سے واضح ہوتا ہے جبکہ یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ آنحضرت صلعم نشان پیدا کرنے کا آلہ ہیں۔ نہ اس مفہوم سے کہ آنحضرت صلعم خدا تعالےٰ کی ایک اعلیٰ نعمت کو بند کرنے والے ہیں۔

اور مہر چونکہ وہی نشان پیدا کرتی ہے۔ جو اس کے اندر کندہ ہوں۔ اس لئے آنحضرت صلعم کو نشان پیدا کرنے کا آلہ قرار دیکر لازمی طور پر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ آنحضرت صلعم میں چونکہ ادنیٰ سے ادنیٰ خوبی سے لیکر اعلیٰ خوبیاں حتیٰ کہ تمام نبیوں کی نبوتیں جمع ہیں۔ اس لئے آپ کے متبعین پر ادنیٰ سے ادنیٰ روحانی درجہ سے لیکر اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی مدارج حتیٰ کہ انبیاء سابقہ کی نبوتوں کا نشان آنحضرت صلعم کے طفیل پڑ سکتا ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسکی طرف اللہ تعالےٰ نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔ "من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین" کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو روحانیت کا ادنیٰ درجہ جس کو صالحیت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ مقام جس کو نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلعم کی اتباع میں مل سکتا ہے آپ کے بعد کوئی شہید کوئی صالح۔ کوئی غوث کوئی قطب۔ کوئی ولی غرض کسی قسم کے روحانی درجہ کے حصول کا کوئی دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ اس پر آنحضرت صلعم کی اطاعت کے طفیل حضور صلعم کا نشان نہ ہو۔ پس امت محمدیہ میں کسی کی صالحیت کسی کی صدیقیت۔ کسی کی شہادت اور کسی کی نبوت درحقیقت اسکی اپنی نہیں ہے۔ بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش ہے۔ جو اس کے مطیع ہونے کی وجہ سے اس پر نمودار ہوا۔ اور اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرے۔ تو اس پر کسی قسم کی روحانیت کا نشان نہیں پڑ سکتا۔ اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے روحانی مدارج سے محروم رہے گا۔ کیونکہ نشان مہر اسی چیز پر پڑ سکتا ہے۔ جو مہر کے نیچے آئے۔ جو چیز مہر کے نیچے نہیں آتی۔ تو اس پر مہر کا کوئی نشان نہیں لگتا۔ اور یہ کہ جتنا جتنا حصہ اس کا مہر کے نیچے آئیگا۔ اتنا اتنا نشان اس پر پڑ جائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے کیسے شاندار الفاظ میں فرمایا:۔

"وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ ان سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۲)

"اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا۔ کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند سو خدا تعالےٰ نے ان معنوں سے آپکو خاتم ٹھیرایا۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۸)

"میں محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ۔ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا۔" (حقیقۃ الوحی صـ۶۲)

بالآخر میں خلاصۃً کہدیتا ہوں۔ کہ اس بحث میں پڑنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ مہر تصدیق کے لئے ہوتی ہے۔ یا تکذیب کے لئے۔ یا ابتداء میں لگائی جاتی ہے کہ آخر پر۔ کیونکہ وہ کہیں بھی لگائی جائے۔ اپنا نشان پیدا کر دیگی۔ اور یہی مہر کا مقصد ہے۔ کہ جس چیز پر لگے۔ اس پر نشان پیدا کر دے۔ تصدیق یا تکذیب کرنا نشان کا کام ہے نہ کہ آلہ نشان کا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آلہ نشان ہیں نہ کہ کسی مہر کا پیدا کردہ نشان۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانِ مہر قرار دیا جائے۔ تو پھر آپ خاتم یعنی آلہ نشان نہ رہیں گے۔ حالانکہ قرآن کریم نے آپ کو ہی خاتم کہا۔ جس کے معنی ہیں کہ آپ نشان پیدا کرنے کا آلہ ہیں۔ وھو المراد۔ (باقی دیکھو صـ۷ پر)

ذکرِ حبیب

از مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

۳

۱۹۰۲ء کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح ہندوستان میں اخبارات اور کتب کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ ہو رہی ہے اسی طرح امریکہ اور یورپ میں بھی تبلیغ ہونی چاہئیے چنانچہ اس غرض کے لئے آپ نے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی و اردو) کا اجراء فرمایا۔ اس رسالہ کا اجراء پہلے پہلے بطور تجارت کے ہوا تھا اور پانچ پانچ روپے کے حصے مقرر ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے بھی اس رسالہ کے دس حصے خرید کئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپؑ نے فرمایا یہ روپیہ درحقیقت کچھ بھی نہیں اور اگر خدا تعالےٰ دوستوں کو حوصلہ اور ہمت دے۔ تو وہ نفع کا خیال چھوڑ دیں۔ اور یہ رقوم بطور امداد سلسلہ کو دیدیں۔ چنانچہ جہاں دوسرے لوگوں نے یہ روپیہ بطور امداد سلسلہ کو دیا میں نے بھی نفع کا خیال چھوڑ دیا۔ اور مبلغ پچاس روپیہ کی رقم بطور امداد سلسلہ کے پاس رہنے دی غرض خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ عاجز بھی ریویو آف ریلیجنز کے اجراء میں شامل ہے۔

انہی دنوں میں ایک اردو اخبار "وطن" نامی لاہور سے نکلتا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب ہماری جماعت کے سرگرم ممبر تھے۔ بعد میں خلافتِ ثانیہ کے وقت وہ بعض اختلافات کی وجہ سے ہم سے الگ ہو گئے۔ خواجہ صاحب چیف کورٹ کے مشہور وکیل تھے اور بڑے ذہین آدمی تھے بالعموم ایسا ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دو باتیں لیں اور اس پر اچھا خاصہ لیکچر تیار کر لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ صاحب فصیح البیان ہیں۔

خواجہ صاحب نے اخبار "وطن" کے مالک سے بات چیت کر کے یہ تجویز کی کہ اگر "ریویو آف ریلیجنز" کے دو حصے ہو جائیں یعنی ایک حصہ میں محض اسلام کا ذکر ہو احمدیت یا صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر نہ ہو دوسرے حصہ میں احمدیت اور حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر ہو تو اخبار "وطن" کا مالک اس رسالہ کی اشاعت میں مدد دے گا۔ خواجہ صاحب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اس تجویز کو پیش کیا تو آپؑ نے فرمایا۔

"خواجہ صاحب یہ تو غور کریں کہ میرے ذکر کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کریں گے"۔

خواجہ صاحب اپنی تقریروں میں احمدیت کا نام نہ لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ولایت گئے تو انہوں نے کہا کہ یہاں احمدیت کا نام لینا سمِ قاتل ہے۔

غرض "ریویو آف ریلیجنز" کا اجراء ہوا اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے متعدد ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ یہ ننھے پودے یقیناً پھل اور پھول لائیں گے لیکن ہر چیز میں کچھ وقت لگتا ہے درختوں کے پھل دینے کا بھی وقت آتا ہے تو وہ پھل دیتے ہیں۔ یہ پودے بھی وقت آنے پر پھل دیں گے اور یہ وہ وقت ہوگا جب مادہ پرستی ختم ہو جائے گی۔ جب عیسائیوں کو یہ پتہ لگ جائیگا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام محض ایک نبی تھے اور دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ اور اب سوائے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کے کوئی روحانی فیض حاصل نہیں ہو سکتا۔

ایک دفعہ جب ہم جلسہ پر گئے ہوئے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام بھیجا کہ سب دوستوں کو چاہیئے کہ جب جلسہ ختم ہو تو بڑے بازاروں سے ہو کر واپس آئیں۔ تا کہ لوگ دیکھیں کہ کس طرح خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں اور چند ہی سال میں خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد اسلام کی صداقت اور اپنی سچائی کے اظہار کے لئے تھا نہ کہ کسی ریا کی وجہ سے۔

ایک دفعہ ایک دوست نے مجھے سنایا (نام یاد نہیں رہا) کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوست بھی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس میں تشریف فرما تھے اور خدام سے گفتگو فرمارہے تھے۔ آپ ایک دم مجلس سے اٹھے اور جلال سے سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے۔ دو تین دوست بھی آپ کے ساتھ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ ڈھاب پر تشریف لے گئے وہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں ایک لڑکا ڈوبنے کو تھا آپ نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور ڈھاب سے باہر نکال لیا۔ اس کے بعد آپ واپس تشریف لائے اور مجلس میں بیٹھ کر بات چیت میں مصروف ہو گئے۔ (اس موقعہ پر مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب معاون شخصی ناظر اعلےٰ نے اٹھ کر بتایا کہ میرے چچا زاد بھائی قاضی عبدالرحیم صاحب بیعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا تھا۔ اور بعد میں یہ واقعہ بدر میں بھی شائع کیا گیا تھا)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اکثر گرمیوں میں شملہ جایا کرتے تھے۔ جون ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے۔ آپ اس وقت ۱۷-۱۸ سال کے ہوں گے کہ حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب کا ایک خط مجھے ملا۔ کہ صاحبزادہ صاحب اور دو تین اور آدمی شملہ آ رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا ہے کہ وہ کچھ وقت شملہ رہ آئیں۔ آپ ان کی رہائش اور آسائش کا انتظام کر دیں۔ اس کارڈ کے ایک کنارے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی قلم سے تحریر فرمایا:۔

"میری طرف سے مخلص دوستوں کو تاکید ہے کہ مکان وغیرہ آرام واسباب میرے لڑکے محمود احمد کے لئے میسر کر دیں۔ مرزا غلام احمدؐ"

(یہ کارڈ خانصاحب کے پاس موجود ہے۔ آپ نے وہ کارڈ بعض دوستوں کو دکھایا۔ یہ خط حضرت مفتی صاحب نے ۱۵/۶/۰۷ کو تحریر فرمایا۔ مرتب)

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی ایک خطوط دعا کے لئے لکھے مگر وہ اب محفوظ نہیں۔ ایک دفعہ میں نے دعا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی تو اس پر حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا:۔

"السلام علیکم۔ اسی طرح کبھی کبھی یاد دلاتے رہیں۔ مرزا غلام احمدؐ"

یہ خط بھی بطور تبرک میرے پاس موجود ہے۔ جو کہ ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کا تحریر کردہ ہے۔

اصل میں تبرک اخلاص اور عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر اخلاص اور عقیدہ نہ ہو تو تبرک کسی کام کا نہیں۔ اگر اخلاص اور عقیدہ ہو تو تبرک سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ لیکن اگر سونا ہی نہ ہو تو سہاگہ کیا کام دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بہت کم نماز پڑھایا کرتے تھے۔ نماز اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے عذر کیا کہ مجھے شک ہے کہ میرے کپڑے صاف نہیں اس لئے میں نماز نہیں پڑھاتا نماز کوئی اور پڑھا دے آپؑ نے فرمایا۔ "ان کپڑوں میں کیا آپ کی نماز ہو جائے گی؟" مولوی صاحب نے عرض کیا ہاں میری نماز تو ہو جائے گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ "اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ کی نماز ان کپڑوں میں ہو جائے گی تو پھر نماز پڑھائیں آپ کی اقتداء میں ہماری نماز بھی ہو جائے گی"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بعض لوگ آتے اور کہتے کہ ہم نے بعض اشعار بنائے ہیں اور آپ کو سنانا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں اشعار سنانے کا موقعہ عطا فرما دیتے۔ بعض لوگ اردو کے اشعار تیار کر کے لاتے اور بعض پنجابی زبان میں اپنا منظوم کلام سناتے:۔ (سلطان احمد پیرکوٹی)

مسجد احمدیہ سمندری کے انہدام پر اظہارِ غم و غصہ اور حکومت سے مطالبہ

ربوہ

(۱) سمندری ضلع لائلپور میں احرار نے جو مسجد احمدیہ جلا کر منہدم کی ہے۔ اس کے متعلق مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ کے ریزولیوشنز جو پریس میں شائع ہو چکے ہیں بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو اس واقعہ سے کس قدر دکھ اور رنج پہنچا ہے۔ پاکستان میں اس قسم کے واقعات کا رونما ہونا نہایت درجہ افسوسناک بلکہ خطرناک ہے۔ کیونکہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام نہ صرف مساجد بلکہ دیگر معابد کی حرمت کو بھی برقرار رکھنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ان لوگوں کی سخت مذمت کی گئی ہے جو دوسری قوموں کے معابد کی بے حرمتی کرتے اور ان کے گرانے کے مرتکب ہوتے ہیں اور موجودہ واقعہ میں تو مسجد کی بے حرمتی کے علاوہ قانون شکنی کا بھی خطرناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ وہ ان مفسدہ پردازوں کے خلاف جنہوں نے سمندری کی مسجد کو جلا کر منہدم کر کے مسجد کی بے حرمتی کی ہے فوری اور مؤثر کارروائی کرے۔ تا آئندہ ایسے واقعات کا کلی طور پر سدباب ہو جائے اور مملکت پاکستان اس بدنامی سے محفوظ رہے جو احراری مفسدہ پرداز اس قسم کی کارروائیوں سے کر رہے ہیں۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول گورنر جنرل پاکستان۔ وزیر اعظم پاکستان۔ وزیر اعلےٰ پنجاب اور گورنر پنجاب اور ڈپٹی کمشنر لائلپور اور پریس کو بھیجی جائیں۔

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

ممبرات لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ اس ظلم کے خلاف آواز بلند کرتی ہیں۔ جو سمندری میں جماعت احمدیہ پر ان کی مسجد کو جلا کر اور نمازیوں پر وحشیانہ حملہ سے روا رکھا گیا ہے۔ ممبرات حکام سے استدعا کرتی ہیں کہ ان نام نہاد شوریدہ سر لوگوں کے خلاف مکمل کارروائی کی جائے جنہوں نے اسلام کے احکام کی سخت ہتک کی ہے۔

نیز ممبرات ان افسران کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے ملزموں کو گرفتار کر کے فساد کی روک تھام کی۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

وقت کا تقاضہ!

مصیبتوں میں تعاون نہیں تو کچھ بھی نہیں
جو غم شریک نہیں غمگسار کیسے ہیں

(مصلح موعود)

ہر احمدی جو احمدیت کی صداقت کو دل سے قبول کرکے جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اس میں داخل ہو کر اس نے بشاشت ایمانی سے اپنے اوپر ایک اہم ذمہ داری کو لیا ہے وہ اپنے فرائض کے عملی پہلو سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض احیائے دین اسلام ہے یا یوں سمجھ لو کہ اللہ تعالےٰ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا اور کفر و ظلمت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی دنیا کو زندہ خدا سے ملانا۔ ہر وہ شخص جو احمدیت میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے موعود خلیفہ کی وساطت سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مقدس عہد کرتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر عسر و یسر کی حالت میں ایفائے عہد کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے ہم کو اس کفر و معصیت کے دور میں امام وقت کو پہچاننے کی توفیق دی اور ایک ایسی فعال جماعت میں شامل ہونے کی سعادت بخشی۔ جو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا عزم رکھتی ہے۔ اور جس کا عزم کسی ظاہری طاقت و قوت یا محض اپنے ارادہ پر نہیں ہے۔ بلکہ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت کے یقینی وعدے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہم اپنی تمام کوششیں اپنے مقصد اعلےٰ کے حصول کے لئے وقف کر دیں۔ اور خدا سے غافل دنیا کو اس کے آستانہ پر لا کر خدا کے وعدوں کو قریب تر لانے والے بنیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم خدا کے موعود خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جانیں اور اپنے مال خدا کی راہ میں قربان کرکے عملی طور پر اس بات کا ثبوت دیں کہ ہم درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ ہمارا واجب الاطاعت امام بار بار ہمیں اپنے فرائض کی طرف بلا رہا ہے اور بیدار کر رہا ہے۔ مگر ہم میں سے بعض اپنی بدقسمتی سے ابھی تک خواب غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

اگر ہم خدا کی دی ہوئی عارضی زندگی کو جو ہر وقت ہم سے لی جا سکتی ہے۔ اور واپس لی جانی یقینی ہے۔ اس کی راہ میں وقف کرنے سے گھبراتے ہیں۔ تو دراصل ہم اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہم نے ضرورت دین کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اگر ہم خدا کے دیئے ہوئے مال کو جو وہ زبردستی بھی ہم سے چھین سکتا ہے اپنا مال سمجھ کر اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ذرا بھی دریغ کرتے ہیں۔ تو اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہم کو خدا کے دین کی نسبت دنیا کے مال سے محبت زیادہ ہے۔ اگر ہم اس کی دی ہوئی دنیاوی عزت کو اپنے کسی ذاتی جوہر کا نتیجہ تصور کرکے اس کی راہ میں قربان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ وہ خدا بے نیاز خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس کے وعدے تو بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ اور کوئی نہیں جو اس کے ارادوں میں روک بن سکے۔ لیکن اگر ہم اس کا صحیح ہتھیار ثابت نہ ہوئے تو وہ اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کسی اور کو اس خدمت کے لئے کھڑا کر سکتا ہے۔ مگر نہایت ہی بدقسمت ہوگا وہ انسان جس کو قربانی کا موقعہ میسر آیا۔ اور اس نے اسے اپنی غفلت اور سستی سے ضائع کر دیا۔

اے سرزمین ہند میں بسنے والے احمدی بھائیو! اور بہنو!! میرے رب سے پہلے مخاطب آپ ہیں اس لحاظ سے کہ آپ مجھ سے زیادہ قریب ہیں۔ اور ہم سب ایک ہی قسم کے امتحانی دور میں سے گذر رہے ہیں۔ موجودہ غیر معمولی حالات میں تمہاری پریشانی۔ دلگیری اور فکرمندی کے احساسات کو میں خوب سمجھتا ہوں۔ مگر یاد رکھو۔ کہ یہ وقت پریشانی۔ کسل مندی اور غفلت سے گذارنے کا نہیں۔ یہ وقت تمہارے امتحان کا وقت ہے۔ یہ ساعتیں تمہارے صدق و صفا کی آزمائش کی ہیں اپنے ارادوں میں بلند ہمتی اور عزائم میں پختگی پیدا کرو۔ اگر تم اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لو کہ موجودہ حالات کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ نہیں بلکہ خدا کی قدیم سنت کے مطابق الٰہی جماعتوں کے لئے مشکلات اور مصائب کے دور مقدر ہوتے ہیں۔ اگر یہ بات تمہارے ذہن نشین ہو جائے۔ کہ منہاج نبوت کے مطابق موجودہ غیر معمولی حالات خدا کی کسی خاص مصلحت اور قدرت سے اپنے مسیح پاک کی پیشگوئیوں کے مطابق ہم پر وارد کئے گئے ہیں۔ اور ان کو صبر و استقلال سے گذارنا خدا تعالےٰ کی نصرت و تائید کا موجب ہوگا۔ تو مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے ارادوں میں غیر متزلزل قوت ارادی اور اپنے عزائم میں لامحدود قوت عمل کے جذبات موجزن پائے گا۔ اگر ہم اپنے پاک اور اعلےٰ مقصد کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں۔ اور درحقیقت یہ محسوس کر لیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اور ہر حالت میں اسکے نام کو بلند کرنے کا کام ہمیں کرنا ہے۔ جو ہمارے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ اگر ہم اس حقیقت سے آشنا ہو جائیں کہ موجودہ دور میں دنیا کا روحانی انقلاب ہمارے ذریعہ سے رونما ہونا ضروری ہے تو کون ہے جو اپنے دل میں کم ہمتی۔ پستی۔ مایوسی اور پریشانی کے مہلک جذبات کو جگہ دے سکتا ہے۔ اور کون حقیقی احمدی ہے۔ جو دنیاوی تکالیف اور مشکلات کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ اگر ہمارے قلوب اس یقین سے پُر ہوں۔ کہ مصائب و امتحان کا یہ دور ہم سے غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہوئے ہمارے لئے وسیع ترقیات کا دروازہ وا کرنا چاہتا ہے۔ تو یقیناً مقصود کی بلندی ہمیں روحانی بالیدگی کے ساتھ اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کی تحریک کرے گی اور ہم اپنی ذاتی اور خاندانی پریشانیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنا سب کچھ اس راہ میں کھونے کو تیار ہو جائیں گے۔ اس توکل کے ساتھ کہ جو اپنے آپ کو اس کی راہ میں کھوتا ہے۔ وہ ابدی زندگی پاتا ہے۔

میرے دوستو! یہ وقت الٰہی امتحان کا وقت ہے یہ نازک ساعتیں ایسی ہیں۔ جو قوموں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس وقت ہندوستان کے ہر احمدی کو جماعتی تنظیم میں منسلک ہو کر جانی اور مالی قربانیوں میں قدم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ مادیت میں گری ہوئی دنیا کو روحانیت کے اعلےٰ مقام پر کھڑا کرنے کا جو کام تمہارے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ وہ تمہاری طاقت اور ہمت سے زیادہ ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت تمہارے شامل حال ہونے کا وعدہ موجود ہے۔ تو اسکی موجودگی میں ذمہ داری کا یہ بوجھ یقیناً زیادہ نہیں رہتا۔ اس وقت ضرورت ہے پختگئی ایمان کی۔ ضرورت ہے یقین کی۔ ضرورت ہے حرارت ایمانی کی۔ جو ماسوا کے خس و خاشاک کو جلا کر خاکستر کر دے۔ اور ضرورت ہے اس صبر و استقلال کی جو خدا کے فضل کو جذب کرنے کا باعث ہو۔ خدا کی رحمت بہت قریب ہے، اٹھو اور دستک دو۔ تا اسکے فضل اور رحمت کا دروازہ تم پر وا کیا جائے۔

اٹھو اور روحانیت سے پیاسی مخلوق کو اس نور کے پانی سے سیراب کر دو۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق عین وقت پر نازل فرمایا اور جس سے حصہ پانے کی سعادت تمہیں نصیب ہوئی۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کالا گجراں ضلع جہلم

جماعت کے تبلیغ کے متعلق تعلیمی اجلاس ہوتے رہے۔ جن میں جماعت کی اکثریت شامل ہوتی رہی۔ جماعت کے تیرہ افراد ارگرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ ۷۰۰ ٹریکٹ آمدہ از مرکز تقسیم کئے گئے۔

اوکاڑہ

اوکاڑہ کے احباب انفرادی تبلیغ میں حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ ۱۸ احباب نے مرکز سے آمدہ ۱۵۱ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ۱۲۲ افراد نے ۷۷ آدمیوں تک بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ مرکز سے آمدہ پوسٹر لکڑی اور لوہے کے تختوں پر لگا کر بازار میں رکھے جاتے ہیں اور شام کو اٹھا لئے جاتے ہیں۔

راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے عرصہ زیر رپورٹ میں دو تبلیغی جلسے کئے۔ جن میں خاصی تعداد غیر احمدی دوستوں کی شامل ہوتی رہی۔ اور احمدی احباب بھی خوب جوش سے شامل ہوتے رہے۔ جماعت کو سات حلقوں میں تقسیم کرکے کام کیا جا رہا ہے۔ مرکز سے آمدہ ۱۰۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

ایک پرائیویٹ تبادلہ خیالات کی مجلس قائم ہوئی جس کا عام لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دو دوستوں نے بیعت کی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت استقامت کے لئے دعا فرمائیں

صوبہ سندھ

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷ تبلیغی و تربیتی جلسے کئے گئے جن میں جماعت کی اکثریت شامل ہوتی رہی اور غیر احمدی احباب بھی شریک ہوتے رہے۔

انفرادی لحاظ سے مستقل اور غیر مستقل زیر تبلیغ احباب کی تعداد ۱۸۶۹ رہی۔ اور اکثر احباب اردگرد کے دیہات میں جا کر خوب جوش اور اخلاص سے تبلیغ کرتے رہے۔ مرکز سے آمدہ مختلف قسم کے قریباً ۱۵۰۰ ٹریکٹ غیر احمدی معزز احباب میں تقسیم کئے گئے۔ ۹ احباب نے بیعت کی فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ احباب جماعت انکی کے لئے استقامت کی دعا فرمائیں۔

اسلام اور ملکیت زمین کا سندھی ایڈیشن!

احباب کی آگاہی کے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" کا سندھی ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔ یہ کتاب زمیندار طبقہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ اس کتاب میں زمین کے مالکانہ حقوق کو از روئے شریعت ثابت کیا گیا ہے۔ اور زمینداروں اور جاگیرداروں میں فرق کر کے دکھایا گیا ہے۔ کہ دونوں کی نوعیت الگ الگ ہے۔ احباب اس کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ (۱) صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس براج روڈ سکھر سندھ

(۲) مولوی محمد عظیم صاحب تاجر کتب شکارپور سندھ

نوٹ:- احباب اس بارہ میں ڈاکٹر اخوند عبدالعزیز صاحب مٹاری ضلع حیدرآباد سندھ سے بھی خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک لمبے عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ جن پر وہ باوجود کوشش کے قابو نہیں پا سکے۔ اور اب بہت پریشان ہیں۔ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی فراخ حالی اور برسر روزگار ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) محمد شریف خان صاحب گکھڑ کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب نے اس سال ایم۔ بی بی کا امتحان دینا ہے۔ جو کہ غالباً اگلے مہینے کو شروع ہوگا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) جناب چوہدری احمد جان صاحب اسسٹنٹ راشننگ آفیسر کراچی اور اُن کی اہلیہ محترمہ موٹر حادثہ کے باعث تکلیف میں ہیں اور جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

تلاش گمشدہ منشی محمد بخش صاحب ریٹائرڈ سابق سٹور کیپر گورنمنٹ کیٹل فارم حصار حال سکنہ موضع گوکھووال چک $\frac{121}{9.B}$ لائل پور مؤرخہ $\frac{2}{5}$۲۳ سے لاپتہ ہیں۔ آپ ضعیف العمر ہیں۔ اس لئے سب عزیز و اقارب سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ اگر اُن کی نظر سے یہ سطور گذریں۔ تو وہ فوراً تشریف لے آئیں۔ (خلیل احمد از گوکھووال چک $\frac{121}{9.B}$ لائل پور)

تحریک جدید کی مطبوعہ کتب

		روپے	آنے	پائی
(۱)	تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل (سورۃ فاتحہ اور پہلے ۹ رکوع سورۃ بقرہ) قیمت	۵	۸	—
(۲)	تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم (سورۃ العادیات تا سورۃ کوثر) "	۶	۸	۰
(۳)	تفسیر سورۃ کہف . . . . "	۱	۸	۰
(۴)	اسلام اور ملکیت زمین	۲	۸	۰
(۵)	New world order (نظام نو کا انگریزی ترجمہ) "	۱	۰	۰

نوٹ:- تاجران کتب کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔ تمام خریداروں کو کم از کم پانچ کتابیں خریدنے کی صورت میں ار فی روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔ بذریعہ وی پی منگوانے کی صورت میں کم از کم نصف رقم پیشگی بھجوانی ضروری ہے ورنہ بعض اوقات کتابیں واپس آجاتی ہیں۔ اس طرح دفتر کو محصول ڈاک کی رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔

ملنے کا پتہ:- وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

ختم نبوت (بقیہ صفحہ ۴)

نوٹ:- اس کا یہ مفہوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصدق یعنی تصدیق کنندہ نہیں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بات صرف آپ کے خاتم ہونے سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس غرض کو واضح کرنے لئے فرمایا ہے۔ بل

جاء بالحق وصدق المرسلین

کہ آنحضرت ایک تو خود حق کے ساتھ آئے ہیں۔ اور دوسرے آپ باقی انبیاء کے مصدق ہیں پس آپ محض مُہر ہونے کی وجہ سے مصدق نہیں۔ بلکہ اس فرمان الٰہی کے مطابق آپ مصدق ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں! (منیجر)

مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کے لئے ایک آزمائش ہے (غلام محمد)

لندن ۱۶ رجون۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے لندن کے فضائی مستقر پر پہنچکر اشار کو ایک خصوصی بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وہ جلد از جلد پاکستان واپس جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ "برطانیہ ہمیں سٹار او جب الادا سٹرلنگ قرضہ کا بڑا ہے۔ مالیاتی امور میں پاکستان اور برطانیہ اسے دوست رہے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔ اور ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ بلکہ برطانیہ کے تعاونی جذبہ کو ہم امتنان کی نظروں سے دیکھتے ہیں"۔

اس سوال کے جواب میں کہ ان کے خیال میں اسٹرلنگ فاضلات کی گفتگو میں کتنا وقت صرف ہوگا۔ وزیر خزانہ نے کہا۔ "میں معاہدہ کرنے کے لئے ایک ہاتھ میں ٹائم ٹیبل اور دوسرے میں گھڑی لے کر نہیں بے جایا کرتا۔ لیکن مجھے یقین یہ ہے۔ کہ جلد ہی یہ کام انجام پا جائے گا۔ اور کوئی ایسا معاہدہ طے پائے گا۔ جو دونوں کے لئے ہی مفید ہو"۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا یہ کہنا معاملہ کو بہت زیادہ سہل تصور کرنا ہوگا۔ کہ اب صرف اتنا کام باقی رہ گیا ہے کہ پاکستان کو واجب الادا سٹرلنگ کی رقم کو منصوبہ کولمبو کے بتائے ہوئے چھ سالوں میں تقسیم کر دینا ہے۔ مسٹر غلام محمد نے کہا "موجودہ حالات اور ہماری آئندہ ضروریات کی روشنی میں سارے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔

"ہمارے سامنے عظیم مقاصد ہیں۔ اولاً ہمیں عام آدمی کی رہائش کا معیار بلند کرنا ہے۔ جس کے لئے ہمیں مشینوں اور دوسرے سامان کی ضرورت ہے۔ ہماری دوسری ضرورت دفاع کی ہے۔ اس لئے محدود کرنے والا عنصر صرف یہ ہے۔ کہ ہمیں کس حد تک سامان مل سکتا ہے۔ میں برطانیہ سے یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہماری ضرورت کو وہ اپنی دفاعی ضروریات پر فوقیت دے۔ لیکن ہم دوسرے درجہ پر فوقیت کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ ہم تعاونی جذبہ کے ماتحت اپنی ان دونوں ضرورتوں کو مربوط کریں گے"۔

"یہ امر افسوسناک ہے کہ جب کہ ہمارے عوام کو دوسری چیزوں کی ایسی سخت ضرورت ہے۔ ہمیں دفاع پر اس قدر صرف کرنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ لیکن مسٹر نہرو کیا چاہتے ہیں؟ کیا وہ جنگ چاہتے ہیں؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسی صورت میں پاکستان کا بچہ بچہ جنگ کرے گا۔ اور برطانیہ کے ڈنکرک کا جذبہ وہاں بھی ہر متنفس پر طاری ہوگا"۔

"کشمیر کی موجودہ صورت پاکستان اور ہندوستان دونوں ہی کو اپنے عوام کی صحیح خدمت کرنے سے باز رکھتی ہے۔ ہم یعنی پاکستان اور ہندوستان اسلحہ بندی پر جو رقم صرف کر رہے ہیں۔ وہ غیر منقسم ہند میں اس مد پر صرف کی جانے والی رقم سے پانچ چھ گنی زیادہ ہے۔

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغرب اور امریکہ کے لوگ جنوب مشرقی ایشیا میں صورت حال کی نزاکت کو پوری طرح محسوس نہیں کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں محسوس کر رہے ہیں۔ کہ یہ اقوام متحدہ کی آزمائش ہے۔ ہمارے وزیر خارجہ نے ابھی ایک بیان دیا ہے۔ جس کا امریکہ اور مغرب کی قوموں کو بغور مطالعہ کرنا چاہیئے"۔

"جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی اخلاقی ذمہ داری اقوام متحدہ کے تمام رکن ملکوں پر ہے۔ کشمیر کا مسئلہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس کے سیاسی عواقب اور اخلاقی نقطۂ نظر سے قطع نظر تو یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اقوام متحدہ پر اعتماد کا غیر متزلزل ہونا ضروری ہے"۔

"لیکن مشرق کی قومیں اب اقوام متحدہ کے مؤثر ادارہ ہونے کے متعلق شبہ میں پڑ گئی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ارکان کو السا بندوبست کرنا چاہیئے۔ کہ ہم مجبوراً جو بڑی رقم دفاع پر صرف کر رہے ہیں۔ وہ عام عام آدمی کی اصلاح پر صرف کی جا سکیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ بین الاقوامی معاملات میں حق پسندانہ طریق کار ہی کو صحیح تسلیم کر دیا جائے۔ (اشار)

دنیا میں غیر عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ

گلاسکو ۱۶ رجون۔ ریورنڈ فرینک گارڈنر نے "یونائیٹڈ فری چرچ" کی کانفرنس میں بتایا ہے۔ کہ ۱۷۹۲ء میں جب ولیم کیری تبلیغ کے لئے ہندوستان گئے تھے۔ اس وقت دنیا میں غیر مسیحیوں کی جتنی تعداد تھی۔ آج ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس زمانہ میں بھی ایسے قبائلی علاقے ہیں۔ جہاں نہ کبھی مسیحی مبلغ گئے ہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے مسیحیت کا نام بھی سنا ہے۔ مسٹر گارڈنر نے کہا کہ ابھی کم از کم ایک ہزار ایسی زبانیں ہیں جن میں انجیل کا ترجمہ نہیں ہوا ہے۔ (اسٹار)

خرطوم ۱۶ رجون۔ یکم جولائی کو ۲،۴۰،۰۰،۰۰۰ مصری پاؤنڈ کی جو پنج سالہ سکیم یہاں شروع کیا جانے والا ہے۔ اس کی مزید تفصیلات شائع کی گئی ہیں۔

ہندوستان کی نئی سیاسی پارٹی کا منشور

پٹنہ ۱۶ رجون۔ مسٹر اچاریہ کرپلانی نے کانگرسی حکومت کو ختم کرکے اپنی پارٹی کی حکومت قائم کرنے کے سلسلہ میں ایک جامع پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ آپ نے اپنے منشور میں بتایا ہے۔ کہ آپ کی پارٹی سب سے پہلے ملک کی انتظامی مشنری سے رشوت اور بددیانتی کو دور کرے گی۔ تاکہ انتظامی مشنری اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کی بجائے اپنے عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھے۔ اپنے پروگرام میں انہوں نے اس امر کا بھی اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ملک ص

آسٹریلیا ۲۰ لاکھ پونڈ کا سامان پاکستان کو بھیجے گا

کینبرا ۱۶ رجون۔ وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ آسٹریلیا کی حکومت نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کو ۱/۲ کروڑ پونڈ کا اناج بھیجے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان ہندوستان اور سیلون نے ایک معاشی ترقیات کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ جو چھ ماہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ آپ نے اس امر کی توقع ظاہر کی۔ کہ اس پروگرام میں تھائی لینڈ انڈونیشیا فلپائن اور ویت نام بھی شرکت کریں گے۔

مسٹر رچرڈ کیسی وزیر امور خارجہ نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ کولمبو پلان کے مطابق آسٹریلیا پاکستان کو ۲۰ لاکھ آسٹریلوی پونڈ کی مالیت کا سامان یکم جولائی ۱۹۵۱ء سے بھیجے گا۔ آپ نے فرمایا کہ آسٹریلیا زراعتی سکیموں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے سامان مہیا کرے گا۔

برطانیہ نے ایران کے تازہ مطالبہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

طہران ۱۶ رجون۔ باخبر برطانوی حلقوں نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ ایرانی حکومت نے تیل کمپنی سے ایک تہائی رقم جمع کرانے کا جو مطالبہ کیا ہے۔ موجودہ حالات میں اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے اس کا جو جواب ارسال کیا جائیگا۔ اس میں اس امر کی گنجائش رکھ دی جائے گی۔ کہ اگر دونوں حکومتیں کسی مصالحت پر پہنچ جائیں۔ تو یہ رقم فی الفور ادا کر دی جائے گی۔ اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ آبادان کے علاقوں سے تمام غیر ملکی ملازموں اور ان کے بیوی بچوں کو نکالنے کا خفیہ پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔

اب حقائق سے چشم پوشی سخت نقصان دہ ہوگی

راولپنڈی ۱۶ رجون۔ چودھری غلام عباس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اب نہ صرف سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کو جامہ عمل پہنانے سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ کھلے بندوں نہایت بے شرمی کے ساتھ اسکی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ میں اتحادی دوستوں سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس حقیقت کا جرأت سے مقابلہ کریں۔ اگر انہوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ تو اس کا نتیجہ سخت ہولناک ہوگا۔ آپ نے انتباہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس سے نہ صرف ۴۰ لاکھ انسانوں کی زندگی یا موت کا سوال وابستہ ہے بلکہ جنوب مشرقی ایشیا کے امن کا بھی انحصار ہے۔

کراچی میں ۱۱۰ درجہ گرمی

کراچی ۱۶ رجون۔ کراچی میں سخت گرمی پڑی۔ اور پارہ ۱۱۰ درجہ تک پہنچ گیا۔ ۱۹۴۹ء کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ گرمی اتنی شدید رہی ہو۔ موسمی خبروں کے دفتر کا اعلان ہے۔ کہ پچھلے چار دنوں سے کراچی کو حبس گرمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ دو روز اور جاری رہے گی۔

روسی ڈیلیگیٹ کا اٹلی پر الزام

فلشنگ میڈوز ۱۶ رجون۔ روس نے اٹلی پر اس امر کا الزام لگایا ہے۔ کہ وہ سمالی لینڈ میں نوآبادی قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ جو ٹرسٹی شپ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ ٹرسٹی شپ کونسل کی بحث میں حصہ لیتے ہوئے روسی ڈیلیگیٹ نے اٹلی کی رپورٹ پر سخت نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ یہ رپورٹ غیر مکمل اور سراسر غلط ہے۔ اور اس رپورٹ سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اٹلی کی حکومت سمالی لینڈ میں از سر نو اپنی نوآبادی قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کارروائی کرنے سے اعتراض کیا جا رہا ہے۔ جس کا مطلب وہاں کی آبادی کو براہ راست نظم و نسق میں شریک کرنا مقصود ہے۔

خارجہ وزیروں کی کانفرنس فی الفور منعقد کیجائے

پیرس ۱۶ رجون۔ مغربی اتحادیوں نے اس امر کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ چار بڑے خارجہ وزیروں کی کانفرنس بغیر کسی مزید تاخیر کے منعقد کی جائے۔ مغربی اتحادیوں نے نائب وزیر خارجہ کی اس میٹنگ میں اس امر کا نوٹ رکھا۔ کہ جن امور پر تصفیہ ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق فی الفور چار بڑوں کا اجلاس بلایا جائے۔ روسی نائب وزیروں نے اس امر کا اعلان کیا کہ وہ ۲۳ جولائی کو واشنگٹن میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں اس لئے شامل نہ ہوں گے۔ کیونکہ اطلانٹک کے معاہدے کو ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔ اجلاس کی یہ تجویز ایک نوٹ میں پیش کی گئی۔ جو علیحدہ علیحدہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے روس کے نائب وزیر خارجہ کو دیا گیا۔ واضح رہے۔ کہ اس سے پہلے بھی روس کے سامنے اس قسم کی تجویز رکھی گئی تھی۔ لیکن روس نے اس تجویز کو رد کر دیا تھا۔

ص میں زیادہ سے زیادہ کارخانے لگانے کی طرف بھی توجہ دیں گے۔ اور اس سلسلہ میں سرمایہ وغیرہ جمع کیا جائے گا۔